مرکزِ علم و عرفان، منبعِ عشق و ایقان
دارالعلوم منظرِ اسلام، بریلی شریف

صد سالہ جشن

دنیائے اسلام کو مبارک ہو!

ترتیب و پیشکش:

محمد عبدالحکیم شرف قادری برکاتی
استاذ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور
و ناظم شعبہ تعلیم و تربیت جماعت اہل سنت، پاکستان

رضا اکیڈمی لاہور

﴾سلسلہ اشاعت نمبر ۱۸۰﴿

کتاب .... دارالعلوم منظر اسلام، بریلی شریف کا صد سالہ جشن

ترتیب .... علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری برکاتی

کمپوزنگ .... الحجاز کمپوزرز، اسلام پورہ، لاہور فون نمبر 7225944

صفحات ۱۶

اشاعت اول........... ماہ صفر ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء

ناشر .... رضا اکیڈمی، لاہور

ہدیہ .... دعائے خیر بحق معاونین رضا اکیڈمی رجسٹرڈ، لاہور

عطیات بھیجنے کے لئے

رضا اکیڈمی اکاؤنٹ نمبر ۳۸/ ۹۳۸، حبیب بنک وسن پورہ برانچ، لاہور

بذریعہ ڈاک طلب کرنے والے حضرات 10 روپے کے ٹکٹ ارسال کریں

ملنے کا پتا

☆ **رضا اکیڈمی** (رجسٹرڈ)

مسجد رضا محبوب روڈ، چاہ میراں، لاہور، پاکستان کوڈ نمبر ۵۴۹۰۰

فون نمبر 7650440

ھدیۂ تبریک

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ العالی

ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور/ شیخوپورہ - پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زیب سجادۂ عالیہ رضویہ حضرت مولانا سبحان رضا خان صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج شریف

آپ کے مکتوب گرامی اور ماہنامہ اعلیٰ حضرت کے ذریعے یہ معلوم کر کے دلی مسرت ہوئی کہ آپ بریلی شریف میں ۲۵ صفر ۱۴۲۲ھ کو اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز کے عرس سراپا قدس کے موقع پر جامعہ منظر اسلام، بریلی شریف کا صد سالہ جشن منا رہے ہیں، مبارک صد ہزار مبارک۔

دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف صرف ایک ادارہ اور محض ایک مدرسہ نہیں بلکہ مجدد اسلام امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی وہ ایمانی تحریک ہے جس نے کروڑوں دلوں کو نور ایمان سے منور کیا، جس نے اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت کی چاندنی چار دانگ عالم میں پھیلا دی، جس نے بے دینی اور بدمذہبی کی طاغوتی شورشوں کا رخ موڑ دیا، جس نے ایسے ایسے جاں باز مجاہدین اسلام تیار کئے کہ ان کا ایک ایک فرد پورے پورے ملک کے لئے کافی تھا۔

یہ وہ مرکز ہے جس کی سرپرستی حسان زمانہ مولانا حسن رضا بریلوی، حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی نے کی، جس میں حضرت مولانا ظہور حسین فاروقی مجددی، حضرت مولانا رحم الٰہی اور صدر الشریعۃ مولانا محمد امجد علی (مصنف بہار شریعت) رحمہم اللہ تعالیٰ اور

دیگر نادرِ روزگار اساتذہ علم و عرفان کے جواہر لٹاتے رہے، جس کے پہلے طالب علم ملک العلماء مولانا ظفر الدین بہاری اور مولانا عبدالرشید تھے جو بعد میں علم و حکمت کے آسمان پر آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے، جس کی کشش مولانا علامہ محمد سردار احمد چشتی قادری، علامہ محمد عبدالغفور ہزاروی ایسے شاہبازوں کو زیر دام لائی، ان میں سے ایک محدث اعظم پاکستان اور دوسرے کو شیخ القرآن کے منصب جلیل پر فائز کیا، علم و حکمت کے ان تاجداروں نے علم و عرفان کے دریا بہا کر پوری دنیا کو سیراب کیا۔ اس جامعہ کے طلباء ہی نہیں مدرسین بھی حضور مفتی اعظم مولانا محمد مصطفےٰ رضا خان نوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے فیض ہوتے رہے۔

منظر اسلام بریلی کے پاس اگرچہ وسائل کی فراوانی اور بلڈنگ کی خاطر خواہ وسعت کبھی نہیں رہی، لیکن یہ مرکز کبھی باطل کے آگے سپر انداز نہیں ہوا، لادینیت کیساتھ کبھی صلح نہیں کی، پرچم اسلام کو کبھی سرنگوں نہیں ہونے دیا، یہ ایک لاہوتی نغمہ ہے جو دنیا بھر کے مسلمانوں کے کانوں میں نہیں، دلوں میں جاں نواز آواز بن کر اتر گیا ہے، وجہ یہ ہے کہ اس کے بانی اخلاص وللّٰہیت کے پیکر تھے، اسلام کے سچے شیدائی اور سرکار دو عالم ﷺ کے جاں نثار غلام تھے، انہوں نے اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عشق و محبت کا پیغام عام کرنے کے لئے نچھاور کر دیا تھا اور ان کے بعد آنے والے منتظمین اسی شاہراہ عشق و ایمان پر چلتے رہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اس مرکز اہل سنت کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے، اور سجادہ نشین خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف حضرت مولانا سبحان رضا خان مدظلہ العالی کو عمر دراز عطا فرمائے اور انہیں اپنے آباء و اجداد کے مشن کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے، جن کی ذات والا سے ہمیں بڑی توقعات ہیں۔

(مفتی) محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی
ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور / شیخوپورہ
و تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منظر اسلام! تو نے

- ○ غیر مسلم اکثریت والے ہندوستان میں پرچم اسلام بلند کیا
- ○ شدھی اور سنگھٹن تحریکوں کا مقابلہ کر کے لاکھوں مسلمانوں کو ارتداد کے گڑھے سے نکالا
- ○ قادیانیت، نیچریت، رافضیت اور وہابیت پر ایسی کاری ضرب لگائی کہ آج بھی اس کے اثرات محسوس کیے جا رہے ہیں
- ○ گستاخیوں کے طوفان کی زد میں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عشق و محبت کی شمع مسلمانوں کے دلوں میں روشن رکھی۔
- ○ پاک و ہند میں محافل میلاد کی بہار اور نعرۂ رسالت کی گونج تیرے دم قدم سے ہے

زمانے میں ہے احساں آپ کے احمد رضا خاں کا
پڑھایا جس نے ہر دم سنیوں کو "یا رسول اللہ"!

- ○ اُس وقت عظمتِ الوہیت اور ناموس رسالت کا پہرا دیا جب بعض کلمہ پڑھنے والے کہہ رہے تھے کہ (معاذ اللہ!) اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے اور نبی اکرم ﷺ ہم جیسے بشر ہیں
- ○ تو نے دو قومی نظریے کا پرچار کیا، جس کی حمایت قائد اعظم اور علامہ اقبال نے کی، یہی وہ نظریہ ہے جس کی بنیاد پر پاکستان معرضِ وجود میں آیا
- ○ ۱۹۴۰ء میں قرارداد پاکستان کے پاس ہوتے ہی پاکستان کے حق میں فتویٰ دیا
- ○ اور تیرے ہم مسلک علماء نے پاکستان کی حمایت میں پوری قوت صرف کر دی یہاں تک کہ پاکستان معرضِ وجود میں آ گیا
- ○ اور تیرے ہم مسلک علماء و مشائخ نے ۱۹۴۶ء میں "آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس" منعقد کی

جو تحریک پاکستان کے لئے سنگ میل ثابت ہوئی

O تو نے بیک وقت ہندو اور انگریز کی سیاست کا سحر توڑا

O کانگریس اور کانگریسی علماء کی یلغار کو ناکام بنایا

O تیرے فیض یافتگان میں سے محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری، شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی، علامہ عبدالمصطفےٰ ازہری، علامہ وقار الدین (کراچی) علامہ سید جلال الدین شاہ (بھکھی شریف) اور دوسرے بہت سے علماء و فضلاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے تیرا فیضان پاکستان کے گوشے گوشے تک ہی نہیں دوسرے ممالک تک پہنچایا۔

O ملت اسلامیہ کو عظیم ترین فتاوی (فتاوی رضویہ) عظیم ترجمۂ قرآن پاک (کنز الایمان) اور عشق مصطفےٰ کا نعتیہ دیوان (حدائق بخشش) دیا

O چودہویں صدی کے مجدد، بریلی کے تاجدار، امام اکبر محمد احمد رضا خاں بریلوی کے ہاتھوں تیری زندگی کا آغاز ہوا، جن کا پیغام دنیا بھر میں بایں الفاظ گونج رہا ہے۔

ٹھوکریں کھاتے پھرو گے ان کے در پر پڑ رہو
قافلہ تو اے رضا اول گیا آخر گیا

جن کو علامہ اقبال نے اپنے دور کا ''ابوحنیفہ'' قرار دیا اور ملت اسلامیہ کے عظیم محسن اور ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے مسلمانوں کا وہ نجات دہندہ قرار دیا۔ جس نے انگریز اور ہندو کے چنگل سے نجات دلائی۔

جن کے بارے میں جناب محمد اعظم چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا:

علم و حکمت کو کیا جس نے شناسائے جنوں — ہے وہ فیضانِ رضا، واللہ فیضانِ رضا
راہ پاتے ہیں یہیں سے رہروانِ کوئے دوست — جا کے ملتی ہے حرم سے کوئے ایوانِ رضا

منظر اسلام!

O تجھے دنیا بھر کے اہل محبت خراج عقیدت پیش کرتے ہیں

O تیرے احسانات کے پیش نظر اسلامیان پاکستان تجھے ہدیۂ سپاس پیش کرتے ہیں

۱۶/محرم الحرام ۱۴۲۲ھ
۱۱/اپریل ۲۰۰۱ء

محمد عبدالحکیم شرف قادری برکاتی
استاذ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور
وناظم شعبۂ تعلیم و تربیت جماعت اہل سنت۔ پاکستان

مکتوبِ تہنیت

محمد عبدالحکیم شرف قادری - شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زینت سجادہ عالیہ رضویہ، مرکز اہل سنت بریلی شریف حضرت مولانا سبحان رضا خان صاحب

دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج شریف

یہ امر باعث مسرت وفرحت ہے کہ دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف کو قائم ہوئے سو سال پورے ہو چکے ہیں اور ۲۵ صفر ۱۴۲۲ھ کو امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز کے عرس کے موقع پر جشن صد سالہ منایا جا رہا ہے---- دنیا بھر کے اہل سنت و جماعت آپ کو مسرت وشادمانی کے اس سعید موقع پر تہِ دل سے ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں۔

بلاشبہ دار العلوم منظر اسلام، بریلی شریف مینارۂ نور وہدایت ہے---- مرکز حق وصداقت ہے---- منبع رشد ومعرفت ہے---- سرچشمۂ فیض وبرکت ہے---- شیخ مکتب کے فیضان نظر کا یہ عالم ہے کہ جو یہاں آیا صبغۃ اللہ (اللہ تعالیٰ کے رنگ) میں رنگا گیا---- کوئی مفتیٔ اعظم ہند ہوا تو کوئی ملک العلماء کہلایا---- کوئی مفسر اعظم ہند تو کوئی شیر بیشۂ اہل سنت قرار پایا---- کوئی محدث اعظم پاکستان تو کوئی شیخ القرآن کے منصب پر فائز ہوا۔

منظر اسلام بریلی شریف ۱۳۲۲ھ میں ابتداءً رحیم یار خان کے مکان پر قائم کیا گیا۔ ---- مولانا ظفر الدین بہاری اور مولانا عبدالرشید عظیم آبادی دو طلبہ سے مدرسہ کا افتتاح ہوا---- محدث بریلوی امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالیٰ نے بخاری شریف کا سبق شروع کرایا

---- منظر اسلام تاریخی نام ہے جو امام احمد رضا بریلوی کے چھوٹے بھائی مولانا علامہ محمد حسن رضا خاں نے تجویز کیا---- وہی اس مدرسہ کے پہلے مہتمم مقرر ہوئے۔

دوسرے سال ۱۳۲۳ھ کی روئداد منظر اسلام اس وقت میرے سامنے ہے جسے علامہ محمد حسن رضا خاں نے مرتب کیا تھا، دار العلوم نعیمیہ، کراچی کے شیخ الحدیث حضرت مولانا جمیل احمد نعیمی مدظلہ کی عنایت سے یہ روئداد راقم کو حاصل ہوئی۔ اس روئداد میں دوسرے سال کی آمدن اور خرچ کی تفصیل بیان کی گئی ہے، نیز کلاس وار طلباء کی تعداد اور زیر درس کتابوں کی نشاندہی کی گئی ہے، عام طور پر مدارس میں ابتدائی کلاس کو پہلی کلاس قرار دیا جاتا ہے اور آخری کلاس یعنی درجہ حدیث کو آٹھویں کلاس کہا جاتا ہے۔ جبکہ اس مدرسہ میں قرآن پاک کی کلاس کو درجۂ اول قرار دیا گیا، اس درجے میں پڑھنے والے طلبہ پچیس تھے، چار طلبہ قواعد بغدادی پڑھنے والے تھے۔ دوسرے درجے میں پڑھنے والے طلباء کی تعداد اکیس تھی، ان میں مولانا سید حکیم عزیز غوث، مولانا ظفر الدین بہاری، مولانا سید عبدالرشید، مولانا نواب مرزا وغیرہم علماء تھے اور یہ درس نظامی کی آخری کلاس تھی جسے دوسرا درجہ قرار دیا گیا۔ تیسرے درجے میں ستائیس طلبہ تھے، چوتھے درجے میں چونتیس (۳۴) طلباء تھے اور پانچویں درجے میں پانچ طلباء تھے۔ ان درجات کے تمام طلباء کی تعداد ۱۱۶ تھی، جب کہ باقی درجات کے طلباء کی تعداد کا ذکر نہیں ہے، تاہم امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی سوچ کی ایک انفرادیت یہ تھی کہ حدیث شریف کی کلاس کا نام درجہ ثانیہ اور ابتدائی کتب پڑھنے والے طلباء کی کلاس کا نام درجہ ثامنہ رکھا۔

اس روئداد سے منظر اسلام کے نصاب کا بھی پتا چلتا ہے، نصاب میں جہاں منطق کی کتب میر زاہد ملا جلال، ملا حسن، حمد اللہ، قاضی مبارک، شرح سلّم بحر العلوم، فلسفہ میں

میبذی اور علم ہئیات میں تصریح وغیرہ کتب شامل ہیں وہیں صحاح ستہ کے علاوہ شفاء شریف اور مسند امام اعظم بھی شامل نصاب ہیں جنہیں آج بھی شامل نصاب کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح فارسی کی متعدد کتب تعلیم عزیزی، اخلاق محسنی، انوار سہیلی، گلزار دبستان حصہ اول، رقعات مظہر الحق وغیرہ شامل ہیں۔

اس روئداد میں امتحان لینے والے علماء کے تاثرات بھی شامل ہیں، ممتحن حضرات کی فہرست حسب ذیل ہے:

(۱) محدث جلیل حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی (۲) فاضل متبحر حضرت مولانا عبد السلام (۳) مولانا حافظ قاری بشیر الدین جبلپوری (۴) حضرت مولانا شاہ سلامت اللہ رامپوری (۵) مولانا محمد ارشد علی رامپوری رحمہم اللہ تعالیٰ۔

حضرت مولانا عبد السلام جبلپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے تحریر کردہ تاثرات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خاں اور حضرت مولانا حسنین رضا خاں رحمہما اللہ تعالیٰ بھی امتحان دینے والوں میں شامل تھے، اگر چہ یہ واضح نہیں ہوتا کہ انہوں نے کس درجے کا امتحان دیا؟۔ مولانا عبد السلام جبلپوری تحریر فرماتے ہیں:

خصوصاً میاں مولوی مصطفےٰ رضا خاں اور میاں مولوی حسنین رضا خان نے جس عمدگی اور خوبی وخوش اسلوبی کے ساتھ نہایت بلند مرتبہ کا شاید و باید محققانہ امتحان دیا، حق تو یہ ہے کہ وہ انہیں کا حصہ تھا۔ بارک اللہ فی علمہما وفہمہما۔

(روئداد ۱۳۲۳ھ ص ۳)

حضرت مولانا شاہ سلامت اللہ رامپوری تلمیذ رشید حضرت مولانا شاہ ارشاد حسین

رامپوری (رحمہما اللہ تعالیٰ) فرماتے ہیں:

ہمت عالی اور توجہ خاص منتظم دفتر جناب مولانا محمد حسن رضا خان صاحب دام مجدہم سے امید کامل ہے کہ اس مدرسہ مبارکہ سے جس کی نظیر اقلیم ہند میں کہیں نہیں ہے، ایسے برکات فائض ہوں جو تمام اطراف وجوانب کی ظلمات اور کدورات کو مٹائیں اور ترویج عقائد حقہ منیفہ اور ملت بیضاء شریفہ حنیفہ کے لئے ایسی مشعلیں روشن ہوں جن سے عالم منور ہو۔

(روئداد ص ۵۱)

اس روئداد میں طلبہ کے لکھے ہوئے دو فتوے بھی شامل ہیں، ایک فتویٰ اردو میں ہے جو مولانا علامہ ظفر الدین بہاری کا تحریر کردہ ہے اور دوسرا فارسی میں ہے جو مولانا علامہ غلام محمد بہاری کا لکھا ہوا ہے، اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ منظر اسلام میں کس نہج پر طلباء کو تیار کیا جاتا تھا؟۔

منظر اسلام بریلی شریف کے پہلے مہتمم حضرت مولانا حسن رضا خاں تھے، دوسرے مہتمم حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں، ۱۳۶۲ھ کے بعد پانچ چھ سال مولانا تقدس علی خاں مہتمم رہے، پھر مفسر اعظم ہند مولانا ابراہیم رضا خاں، ان کے بعد مولانا ریحان رضا خاں اور اب حضرت مولانا سبحان رضا خان قادری رضوی مدظلہ العالی مہتمم ہیں۔

ابتدائی دور کے اساتذہ میں یہ نام ملتے ہیں

مولانا بشیر احمد-----علی گڑھ

مولانا علامہ رحم الٰہی-----مظفر نگر

صدر الشریعۃ مولانا امجد علی-----گھوسی، اعظم گڑھ

بدرالطریقۃ مولانا عبدالعزیز خاں ----- بجنور

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں ----- بریلی شریف (فرزند اکبر امام احمد رضا)

صدرالشریعۃ مولانا امجد علی علوم شرعیہ نقلیہ میں اور مولانا علامہ رحم الٰہی علوم عقلیہ میں ممتاز تھے، ان میں سے کسے صدر مدرس بنایا جائے؟ اس بارے میں آراء مختلف ہو گئیں امام احمد رضا بریلوی نے فرمایا: انہیں باری باری صدر مدرس بنایا جائے اور دونوں کو پچاس روپے مشاہرہ دیا جائے۔

اگر کوئی مدرس بغیر اجازت غیر حاضر ہوتا تو اس کی ایک دن کی تنخواہ کاٹ لی جاتی ----- اور اگر ان کے صاحبزادے (حضرت حجۃ الاسلام) غیر حاضر ہوتے تو ان کی دو چند تنخواہ کاٹ لی جاتی تھی۔

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز کی للّٰہیت کا یہ عالم تھا کہ نظام حیدر آباد دکن نے آپ کے صاحبزادے حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں کو صدر الصدور کے عہدے پر مقرر کرنا منظور کیا ----- جب یہ آرڈر امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کو دکھایا گیا تو آپ نے یہ کہہ کر معاملہ ختم کر دیا۔

ایں دفتر بے معنی غرق مئے ناب اولیٰ

اسی طرح نظام حیدر آباد دکن نے منظر اسلام بریلی شریف کے لئے دو سو روپے ماہانہ منظور کئے، جو امام احمد رضا بریلوی نے تاحیات وصول نہیں کئے، البتہ آپ کی وفات کے بعد حجۃ الاسلام کے دور میں وصول کئے گئے۔ آپ نے فرمایا تھا:

کروں مدحِ اہلِ دُول رضا، پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا، میرا دین پارۂ ناں نہیں

انہوں نے صرف یہ کہا نہیں تھا، بلکہ اس پر عمل کر کے دکھا دیا اور اس کی برکت یہ ہوئی کہ ان کا قائم کیا ہوا دارالعلوم، منظر اسلام دنیا بھر کے اہل سنت و جماعت کا مرجع اور مرکز قرار پایا ----- اور موجودہ سجادہ نشین حضرت مولانا سبحان رضا خاں مدظلہ العالی نے سابق وزیر اعظم ہند کی دو کروڑ روپے کی پیشکش مسترد کر کے اسلاف کی یاد تازہ کر دی۔

اللہ تعالیٰ منظر اسلام، بریلی شریف کو مزید وسعت اور ترقی عطا فرمائے اس عظیم الشان ادارے کو صبح قیامت تک پائندہ و سلامت رکھے آمین ----- مقام مسرت ہے کہ اس وقت بھی تبحر علماء اور فاضل مدرسین کی ایک ٹیم منظر اسلام میں مسند تدریس کی زینت ہے اور علماء سازی کا فریضہ انجام دے رہی ہے۔

آستانہ عالیہ رضویہ زندہ باد ----- منظر اسلام پائندہ باد

امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

بانی منظر اسلام، بریلی شریف کے بارے میں

علامہ اقبال کے تاثرات

ڈاکٹر عابد احمد علی ایم - اے (علیگ) ڈی فل (آکسفورڈ) سابق مہتمم بیت القرآن پنجاب پبلک لائبریری، لاہور، بیان کرتے ہیں:

اقبال نے مولانا (امام احمد رضا بریلوی) کے بارے میں یہ رائے ظاہر کی کہ وہ بے حد ذہین اور باریک بین عالم دین تھے، فقہی بصیرت میں ان کا مقام بہت بلند تھا، ان کے فتاویٰ کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کس قدر اعلیٰ اجتہادی صلاحیتوں سے بہرہ ور اور پاک و ہند کے کیسے نابغۂ روزگار فقیہ تھے، ہندوستان کے اس دور متاخرین میں ان جیسا طباع اور ذہین فقیہ بمشکل ہی ملے گا۔

اس کے ساتھ ہی اقبال مرحوم نے مولانا کی طبیعت کی شدت اور بعض علماء کے بارے میں ان کی طرف منسوب سخت گیر رویے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر یہ الجھن درمیان میں نہ آپڑتی تو ان کا وقت اور علم و فضل ملت کے دیگر مسائل کے لئے زیادہ مفید طریقے سے صرف ہوتا اور یقیناً وہ اس دور کے ابوحنیفہ کہلا سکتے تھے۔

(مقالات یوم رضا، حصہ سوم ۱۹۷۱ء مرتبہ قاضی عبدالنبی کوکب)

منقبت

بحضور اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

نتیجۂ فکر

حسانِ پاکستان جناب محمد اعظم چشتی صاحب مدظلہ

پرتو ازل ہے روئے تابانِ رضا!
سایۂ جنت ہے زلف عنبر افشانِ رضا

روکش مشکِ ختن ہے بوئے بستانِ رضا
رشکِ طوبےٰ ہے ہر ایک نخلِ گلستانِ رضا

علم و حکمت کو کیا جس نے شناسائے جنوں
ہے وہ فیضانِ رضا واللہ فیضانِ رضا

راہ پاتے ہیں یہیں سے رہروانِ کوئے دوست
جا کے ملتی ہے حرم سے کوئے ایوانِ رضا

دشت بھی سیراب کر ڈالے ترے فیضان نے
میرے دل پر بھی برس اے ابر بارانِ رضا

میں اٹھوں گا حشر میں بھی ان کے مداحوں کے ساتھ
مر کے بھی ہاتھوں سے چھوٹے گا نہ دامانِ رضا

اک جہاں ہے انکے الطاف و کرم سے مستفیض
ایک اعظم ہی نہیں ممنونِ احسانِ رضا!

تحریک خلافت اور تحریک ترک موالات کا معاملہ بھی اس سے چنداں مختلف نہیں۔ ۱۹۱۴ء میں پہلی جنگِ عظیم شروع ہوئی۔ اس میں ہندوستان سے فوجی بھرتی کرنے کے لیے برطانیہ نے اعلان کیا کہ جنگ میں فتح حاصل کرنے کے بعد ہندوستان کو آزاد کر دیا جائے گا ظاہر ہے اس وقت مسلمانوں کے سامنے پاکستان کا نصب العین نہ تھا۔ ہندوستان آزاد ہوتا تو حکومت ہندو اکثریت ہی کی ہوتی یہی وجہ ہے کہ گاندھی جی نے فوجی بھرتی کی زبردست حمایت کی اور دو لاکھ کے قریب ہندو اور مسلمان سپاہی انگریزی افواج کے ساتھ مل کر لڑے۔ ترکی کو اس جنگ میں شکست ہوئی۔ فتح پانے کے بعد انگریز وعدے سے پھر گیا۔ اب گاندھی جی اسے سزا دینے کی فکر میں تھے۔ اس مقصد کے لیے خلافت کا مسئلہ ڈھونڈ نکالا گیا۔ حالانکہ سب جانتے تھے کہ ترکی کی سلطنت عثمانیہ اپنے کرتوتوں کی وجہ سے خلافت کے نام پر ایک دھبے سے کم نہیں، مگر یکا یک کہا جانے لگا کہ ترکی کا سلطان اسلام کا خلیفہ ہے اور اس کی خلافت ختم کرنا اسلام پر حملہ کرنے کے مترادف ہے۔ مسلمان بھڑک گئے ایک تحریک چل نکلی مگر طرفہ تماشا یہ کہ تحریک کی قیادت گاندھی جی کے ہاتھ میں تھی گویا جو ہندوستان میں ایک الگ خطہ زمین دینے کے حق میں نہ تھا وہ عالمی سطح پر مسلمانوں کی خلافت بحال کرا رہا تھا۔ امام احمد رضا گاندھی کے بچھائے ہوئے اس دام ہمرنگ زمین کو خوب دیکھ رہے تھے انہوں نے متحدہ قومیت کے خلاف اس وقت آواز اٹھائی جب اقبال اور قائداعظم بھی اس کی زلف گرہ گیر کے اسیر تھے دیکھا جائے تو دو قومی نظریہ کے عقیدے میں امام رضا مقتدا ہیں اور یہ دونوں حضرات مقتدی۔ پاکستان کی تحریک کبھی فروغ حاصل نہ ہوتا اگر امام احمد رضا سالوں پہلے مسلمانوں کو ہندوؤں کی چالوں سے باخبر نہ کرتے۔

یہی صورتحال تحریک ترک موالات کی تھی، گاندھی جی مسلمانوں کو ہندوؤں کے ساتھ مل کر ہر قسم کے بائیکاٹ کے لیے اکسا رہے تھے۔ امام احمد رضا کا موقف یہ تھا کہ موالات دوستی اور محبت کو کہتے ہیں۔ حکم مشرکین اور کفار سے دوستی اور محبت نہ کرنے کا ہے لین دین اور معاملات کے ترک کا نہیں اور جہاں تک دوستی کی ممانعت کا تعلق ہے اس میں انگریز کی تخصیص نہیں اس میں ہندو بھی شامل ہیں۔ ایک مشرک سے پیار کی پینگیں بڑھا کر دوسرے مشرک کا مقاطعہ مسلمانوں کو زیب نہیں دیتا۔

مولانا کوثر نیازی کے مقالے کا ایک صفحہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حکومت پاکستان

ڈاکٹر اے کیو خان ریسرچ لیبارٹریز کہوٹہ

پوسٹ بکس نمبر ۵۰۲ راولپنڈی، پاکستان

فون: [illegible]
ٹیلیکس: [illegible]

ڈاکٹر اے کیو خان، نشان امتیاز
فیلو، پاکستان اکیڈمی آف سائنسز
پراجیکٹ ڈائریکٹر

تاریخ ۲۱ جون ۱۹۹۶ء

پیغام

یہ امر باعث مسرت ہے کہ ادارہ "تحقیقات امام احمد رضا" حسب سابق اس سال بھی برصغیر پاک و ہند کے بلند پایہ دینی رہنما اور مفکر اسلام جناب امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ کے یوم وصال پر کانفرنس کا اہتمام کر رہا ہے جس میں عالم اسلام کے اسکالرز، علماء اور مفکرین انکی زندگی اور تعلیمات پر روشنی ڈالیں گے۔

آج سے سو سال قبل جب انگریز ہندوؤں کے ساتھ ساز باز کر کے ہند کی حکومت پر قابض ہوئے تو مسلمانوں کے ثقافتی اور تعلیمی نظام کو زبردست دھچکا لگا۔ استعماری طاقتوں کے مذموم عزائم کی بدولت مذہبی قدریں زوال پذیر ہونے لگی تھیں۔ اس پُرآشوب دور میں اللہ رب العزت نے برصغیر کے مسلمانوں کو امام احمد رضا جیسی باصلاحیت اور مدبرانہ قیادت سے نوازا کہ جنکی تصانیف، نعتیات اور تبلیغی کاوشوں نے شکست خوردہ قوم میں ایک فکری انقلاب بپا کر دیا۔ امام صاحب کی شخصیت جذبہ عشق رسول سے لبریز تھی آپکی ساری زندگی کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ بات وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ آپکی ذات نبی کریم سے وفا شعاری کا نشان مجسم تھی۔ آپکی ہمہ جہت شخصیت کا ایک اہم پہلو سائنس سے شناسائی بھی ہے سورج کو حرکت پذیر اور کو گردش ثابت کرنے کے ضمن میں آپکے دلائل بڑے اہمیت کے حامل ہیں۔ آج جبکہ ہمارا معاشرہ قومی، لسانی اور نام نہاد جدید فرقوں کے گروہوں میں منقسم نظر آتا ہے جبکہ دوسری طرف ہمارا دشمن ہمیں تباہ و برباد کرنے کی گھات میں بیٹھا ہے تو میں سمجھتا ہوں امام صاحب کی تعلیمات سے بہرہ ور ہو کر ہم آج بھی ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن سکتے ہیں۔

مجھے امید ہے کہ آپ کا ادارہ امام احمد رضا بریلوی کی تعلیمات کو عام کرتے وقت ملی یکجہتی اور مذہبی رواداری کے جذبے کو بھی فروغ دے گا تاکہ ملک عزیز میں قومی اتحاد اور ہم آہنگی کی فضا قائم ہو۔

میں امام احمد رضا کانفرنس کے انعقاد پر ادارے کے اراکین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور انکی کامیابی کے لیے دعاگو ہوں۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان
(ڈاکٹر عبدالقدیر خان)
نشان امتیاز